مصحف فاطمہ رضی اللہ عنہا

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

روافض کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر بواسطہ جبرائیل علیہ السلام وحی آتی رہی۔ اس وحی پر فرشتہ مامور تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کتابت کی۔ اس وحی کو ایک مصحف میں جمع کیا گیا، جس کا نام مصحف فاطمہ رضی اللہ عنہا یا لوح فاطمہ رضی اللہ عنہا یا کتاب فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ اس میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تعزیت کی گئی، نبی کریم ﷺ کی وفات کے غم کو کم کیا گیا۔ اس میں تا قیامت رونما ہونے والے حالات و واقعات کا ذکر ہے۔

شیعہ کتب میں مصحف فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ثبوت موجود ہے۔ اس بارے میں مروی روایات کی شیعہ علما نے تصدیق و توثیق کی ہے۔ ہمارے مطابق یہ ابوبصیر وغیرہ کی گھڑنتلیں ہیں، لیکن ابوبصیر شیعہ کی کتب جرح و تعدیل میں ثقہ و معتبر ہے۔

محمد بن یعقوب کلینی (۳۱۹ھ) نے الکافی (ص ۲۳۹) میں مصحف فاطمہ کے بارے میں جعفر صادق رحمہ اللہ سے تقریباً آٹھ روایات ذکر کی ہیں۔ یہی روایات محمد بن حسن صفار (۲۹۰ھ) کی بصائر الدرجات اور ملا باقر مجلسی (۱۱۱۱ھ) کی بحار الانوار وغیرہ میں بھی مذکور ہیں۔ مصحف فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذکر سے شیعہ مذہب کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

ثابت ہوا کہ شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن کریم اصلی نہیں۔ ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بھی کلام الٰہی کا نزول ہوتا رہا، لیکن شیعہ یہ بات تقیہ کرتے ہوئے عام بیان نہیں کرتے۔ اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ لوگ اہل بیت کی شان میں کس قدر غلو سے کام لیتے ہیں اور ان پر کیسے کیسے جھوٹ اور بہتان باندھتے ہیں؟